رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو۔

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اگر دن دیکھنا ہو میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستار میں ہوں

چندہ مقامی خریداران للعہ

چندہ غیر ممالک سے لعہ

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۲ | مورخہ ۱۰ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۱۴ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ بروز بدھ | نمبر ۵۲ ج ۱

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت و اہل بیت

الحمد للہ کہ ہمارے آقا حضرۃ اولوالعزم خلیفہ ثانی معہ اہل بیت مسیح موعود بخیر و عافیت ہیں۔ (ب) صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کا بچہ (مظفر احمد سلمہ اللہ الاحد) علیل ہے اذهب الباس رب الناس واشفہ شفاءً لا یغادر سقماً۔ حضرت مخدوم و مکرم خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کا سب سے چھوٹا بیٹا محمد عبد اللہ چند روز کی بیماری کے بعد آج ۹ جون ۱۹۱۴ء کو فوت ہو گیا۔ اللّٰھم اجعلہ لنا اجراً و ذخراً واجعلہ لنا شافعاً و مشفعاً۔

ترقی اسلام

اس وقت گیارہ مبلغین ترقی اسلام کے ماتحت اور چار صدر انجمن کی طرف سے زیر ہدایت حضرت فضل عمرؓ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو کامران فرمائے۔

مولوی حافظ روشن علی صاحب[1] اور منشی فخر الدین صاحب[2] (پشاور) و مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب[3] مولوی احمد بخش صاحب[4] (گوجرانوالہ گجرات) مولوی عبد الصمد صاحب (مالوہ) چوہدری بدر بخش صاحب[5] (اچھوت) (جو آجکل ضلع آگرہ میں ہیں) مولوی شہید الدین صاحب[6] (بہار میں) مولانا عبد الواحد صاحب[7] (بنگال میں) مفتی محمد صادق صاحب[8] (کلکتہ کٹک) مولوی عبد الرحمن صاحب[9] (گورداسپور) چوہدری فتح محمد صاحب[10] (لنڈن) شیخ عبد الرحمن صاحب[11] (مصر) سید ولی اللہ شاہ صاحب[13] (شام) شیخ غلام احمد صاحب[14] و ملا سفر صاحب[15] (کانگڑہ)

۲۔ مدارس پرائمری بھی کھولے جا رہے ہیں۔ ضلع گورداسپور کے دیہات۔ بیری۔ بھیر۔ ڈیچی۔ ٹھٹھوال۔ شکار ماچھیاں۔ امنگٹ۔ بنگہ میں تو کھل چکے ہیں۔ اور باقی تیار ہیں۔

۳۔ نارمل سکول قادیان میں کھولا جانیوالا ہے۔ مڈل یا پرائمری پاس احمدی درخواست کریں۔ ۶ ماہ پڑھائی ہوگی۔ درخواستیں بنام ماسٹر عبد العزیز سیکرٹری کمیٹی تعلیم قادیان)

۴۔ قادیان میں تینتیس طالبعلم مبلغین کے دو فریقوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ جو جلد تبلیغ کیلئے تیار ہو جائینگے۔ ایک امتحان ان سب کا ہو چکا جس میں اکثر کامیاب ہوئے بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔

۵۔ ۱۲-۱۳-۱۴ جون کو کاٹھ گڈھ میں جلسہ ہے۔ قادیان سے مبلغین جائینگے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب اور ایک اور صاحب۔

امتحانوں کے نتائج

جو طلباء انٹرنس۔ ایف۔ اے بی۔ اے یا اور کوئی امتحان دے چکے ہیں۔ سب دعا کامیابی کے لیے درخواست کرتے ہیں۔

مہمان

برادران جبر خاں۔ حسن علی و غلام غوث صاحبان (پیگانہ) ہوشیارپور سے۔ برادر عثمان خانصاحب ایران سے۔ حکیم امام الدین و تاج محمد صاحبان مدن چک (گوجرانوالہ) سے۔ مونگھیر سے ابو محمد صاحب۔ بھاگلپور سے مولوی فاضل عبد القادر صاحب ایم اے۔ رہتاس سے فقیر محمد صاحب بمبئی سے میاں عبد الرحمن صاحب جنڈیالہ سے امیر خانصاحب۔ لاہور سے عبد اللطیف صاحب۔ و میاں چراغ دین صاحب۔ افریقہ سے بابو عبد الرحمن صاحب راولپنڈی سے بابو فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر گوجرانوالہ سے حکیم محمد الدین صاحب۔ بابو فضل الٰہی صاحب سٹیشن ماسٹر لائل پور سے۔ قدہ سے محمد اسمٰعیل بن داخو۔

چند الہامات

برادر فضل احمد خان (نشرہ) اشتہار کے چند الہامات حضرت مسیح موعودؑ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پیشگوئی جوم (۲) افسوسناک خبر آئی ہے۔ (انتقال ذہن لاہور کی طرف ہوا) (۳) ...ہوگا۔ او شادی کریں

باہتمام منشی غلام رسول مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پبلشر و پروپرائٹر کیلئے شائع ہوا۔

مفتی محمد صادق صاحب کی چھٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
کٹک - ۴ - جون ۱۹۱۴ء

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کو معلوم ہوگا کہ کلکتہ میں پہلے ایک یوروپین مسلمان ہوا تھا اور ہمیر پور سے واپسی پر ایک دیسی عیسائی نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ نام محمد یعقوب رکھا گیا۔ بعض ہندوؤں نے بھی نبوت حضرت خاتم النبیین اور نبوت حضرت مسیح موعود کا تحریری اقرار کیا۔ فالحمد للہ۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت میں ایک ہفتہ کے واسطے سونگڑہ گیا جو ضلع کٹک میں ایک علاقہ کا نام ہے یہ علاقہ چند ایک گاؤں کے مجموعہ کا نام ہے جو ایک دوسرے کے قریب قریب دس بارہ میل کے دائرہ کے اندر پھیلے ہوئے ہیں۔ سب میں تھوڑے بہت احمدی ہیں مگر کسی میں سب سے زیادہ ہیں۔ اس علاقہ میں مجھ اکیلے کو اسقدر وعظ کرنے پڑے کہ شاید کہیں کئے ہوں۔ صبح سے شام تک بعض دفعہ رات کا بھی بڑا حصہ وعظ میں گذرتا۔ غیر احمدی لوگ ہر جگہ وعظ میں شامل ہوتے رہے۔ بعض نے سوالات بھی کئے جن کے جواب دئے گئے۔ اکثر شریف الطبع لوگوں نے تشفی کا اظہار کیا۔ اور امید ہے کہ وہ جلد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونگے۔ کئی ایک نے تجدید بیعت کی اور دو نئے احمدی ہوئے۔ فالحمد للہ ۔

کٹک سے سونگڑہ جاتے ہوئے ایک گڈے میں بیٹھ کر جانا پڑا جیسا کہ ہمیر پور شہر اور اسٹیشن کے درمیان کا گڈا تھا مگر وہاں وہ پانچ چھ میل اور کجا یہ سترہ میل۔ آٹھ نو گھنٹے کا راستہ۔ بیٹھو تو سر چکر لئے۔ اور لیٹو تو پسلیاں ٹوٹیں۔ مگر قربان جاؤں مسیح موعود کے قدموں پر کہ اپنے سفر کو آپ کی خوشنودی کے وجہ سے پاکر دل ایسی حالت میں بھی رنجیدہ نہ ہوا بلکہ جوش ہوا جسم تکلیف میں تھا۔ پر روح فرحت سے بڑھتی کہ حصول ثواب کا موقعہ ملا ۔

سونگڑہ کی ساری جماعت دل و جان سے حضرت فضل عمر کی غلام ہے۔ دہلی سے مسافرت برہمن بڑیہ اور شرقی بنگال بلکہ بہار بھی سب حضور کا تابعدار ہو چکا ہے۔ کوئی شاذ و نادر ہی ہو تو ہو مگر مقصود یہ ہے کہ حکم میں ہے۔ تعجب ہے کہ پیغام لاہوری نے حضرت مسیح موعود کی امامت خود [illegible] کا بھی صاف لفظوں میں انکار کر دیا ہے۔ اب باقی کیا رہا ہے۔ کہاں سے نوبت کہاں پہنچی تقدیر الٰہی ہمارے دوستوں کو راہ دکھلائے اور افراط و تفریط سے بچائے۔ وہ سب تیر و تفنگ جو غیر اہل حدیث و جعفر زٹلی سے لیکر قادیان آئے تھے۔ اب کہ یاران کا ہیڈ کوارٹر احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ہے۔ میں اس غم سے بہت غمگین رہتا ہوں کہ جماعت میں ایسا سخت تفرقہ ہوا۔ اور وہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے اور اس کے بڑھانے کی سر توڑ کوشش کی باتی ہے۔ یاروں کی نگاہ میں قادیان ناپاک ہوگئی۔ اور اپنے بیگانے ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ہر قول اور ہر فعل بدظنی سے دیکھا جاتا ہے۔ اے خدا تو اپنا فضل کردے اور ہمارے گناہوں کو بخش ۔

سونگڑہ میں ایک مولوی صاحب میرے ساتھ مباحثہ کرنے آئے۔ سامعین کی خاطر چیلنج قبول کیا گیا۔ ایک مسجد میں مباحثہ ہوا۔ بہت سے سوال و جواب ہوئے۔ آپ ان سے آگاہ ہیں مگر ایک بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے پہلے قرآن شریف کا معجزہ فاتوا بسورۃ من مثلہ کھول کر بیان کیا اور اس کے بعد اسی منہاج پر مسیح موعود کی صداقت کے نشان میں آپ کی عربی کتب کا حوالہ دیا جن کے ساتھ انعام بھی شائع ہوئے۔ اور یہ پیشگوئی بھی ہوئی کہ کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا تو مولوی صاحب نے جو حافظ قرآن بھی ہیں ۔ فرمایا یہ نہ کوئی معجزہ ہے نہ کوئی نشان۔ بلکہ یہ شان کریما اور گلستان کو بھی حاصل ہے کہ ویسی کوئی نہیں بنا سکتا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ یہ ہے ایک ولی اللہ کی مخالفت پر سلب ایمان کا عجیب نمونہ

عاجز یہاں سے کیرنگ جاتا ہے اور وہاں سے واپس کلکتہ۔ میرے محب پتہ ذیل پر میرے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں کیونکہ ہنوز کچھ مدت اور کلکتہ میں ہی قیام ہے ۔ والسلام

خادم۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر اخبار بدر معرفت میاں محمد امین فضل کریم سوداگران سلیپر ۲/۳۲ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

الحکم کے متعلق ضروری اعلان

ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ ایڈیٹر الحکم اپنے ہیڈ کوارٹر سے باہر ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائف کے کام میں مصروف رہنا چاہتا ہے تاہم وہ الحکم کا ایڈیٹر بدستور ہے۔ الحکم میں عزیز مبارک اسماعیل بی۔ اے اسسٹنٹ ایڈیٹر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ الحکم کی پولیسی بدل دی گئی ہے۔ مجھ اندیشہ ہے کہ ناظرین کو اس سے مغالطہ نہ لگے۔ الحکم کی پولیسی یا موضوع وہی ہے جس پر وہ روز اول ہی چلایا گیا ہے۔ الحکم کی پولیسی کو تبدیل کرنا میرا کام ہے اور وہ میرے ہاتھ میں ہے۔ ہاں وہ ہمیشہ امام وقت کے ارشاد اور حکومت کے نیچے رہا ہے اور یہی اس کا فرض ہے کہ وہ خلافت کے ماتحت رہے۔ ناظرین اس تبدیل پولیسی کے یہ معنے ہرگز نہ سمجھیں کہ الحکم صداقت اور حق کی حمایت کو نعوذ باللہ چھوڑ کر بزدلی اور کمزوری دکھائیگا۔ وہ سلسلہ کے ہر اندرونی اور بیرونی دشمن کے مقابلہ میں اپنے آخری سانس تک انشاء اللہ العزیز کھڑا ہوا نظر آئیگا۔ عزیز مبارک کا منشا اور مقصد تو اتنا ہے کہ ذاتیات پر بحث نہ ہو۔ ذاتیات پر بحث کرنا الحکم کا کبھی موضوع نہیں رہا۔ جو لوگ کسی پبلک حیثیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ انکی ذاتیات پر بحث ذاتی نکتہ چینی نہیں کہلاتی اسلئے وہ مشتن رہا کریں جب ضرورت سمجھونگا۔ ہر ایسے شخص کے حالات کی تنقید کرنے کو آمادہ ہوں جو پبلک لائف رکھتا ہے۔ خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم

ژالہ باری

ضلع گوجرانوالہ کے متصل ذیل دیہات میں آسمان سے اولے پڑے۔ کئی جانوں کا نقصان ہوا۔ موضع بیگس پور ۔ ۷۰ بکریاں ہلاک موضع ڈھڈیں ۳۰ بکری۔ اور سو لڑکے ۳ گھوڑے ہلاک ہوئے گندم کا بھی نقصان ہوا۔ اللہ دتا پٹواری نہر حلقہ تالی

درخواست بیعت

میں اپنے بھائی حکیم صلاح الدین صاحب سے جو غیر احمدی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض کارنامہ اور فضائل سنکر دائرہ احمدی میں داخل ہونا چاہتا ہوں لہذا یہ عریضہ بیعت ارسال خدمت کر کے ہدایت و رشد کا خواستگار ہوں ۔ حقیر سید عبد القیوم ملیح آبادی طالب علم مدرسہ ندوۃ العلماء لکھنو ۔

الفاروق

نام کا اخبار لاہور سے بالفعل ہفتہ میں تین بار انشاء اللہ الرحمٰن عنقریب نکلنا شروع ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جلدی روزانہ ہو کر احمدی قوم کے لئے مایہ ناز اور پنجاب کے دار السلطنت لاہور میں زبردست آرگن ثابت ہوگا ۔

الفاروق پبلشنگ ایسوسی ایشن لاہور کا خلاصہ پراسپکٹس

سرمایہ ابتدائی تیس ہزار۔ فی حصہ پانچ روپیہ منقسم بر چھ ہزار حصص

اغراض و مقاصد

(الف) ترقی اشاعت و تبلیغ علوم اور تحفظ حقوق اسلام کے لئے حسب ضرورت ایک یا ایک سے زیادہ اخبار و رسالوں کا کسی زبان میں کسی مقام سے جاری کرنا ۔

(ب) اسلامی لٹریچر کو صحت و صفائی کے ساتھ شائع کرنا اور ہر قسم کی تجارت کرنا ۔

(ج) ہر قسم کی چھپائی کا کارخانہ مع ہر قسم کی شاخ متعلقہ کے جاری کرنا

(د) پنجاب کے صدر مقام لاہور سے فی الحال ایک روزانہ اخبار بنام "الفاروق" جاری کرنا وغیرہ ۔

سہولت کو مد نظر رکھ کر صرف پانچ روپیہ فی حصہ مقرر کیا گیا ہے درخواست کے ساتھ فی حصہ ایک روپیہ بھیجدینا لازمی ہے منظوری درخواست کی اطلاع پر۔ دوسری قسط ایک روپیہ۔ باقی تین روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
الفضل
۱۱۔ جون ۱۹۱۴ء

الفضل کی جلد اول کا اختتام

جلد دوم کا آغاز

ہزار ہزار شکر ہے اس قادر توانا خبیر و دانا خداوند جل وعلا کا جسکے فضل و کرم سے ہمیں توفیق ملی اور الفضل کے پورے باون ۵۲ نمبر خریداروں کی خدمت میں پہنچ گئے۔ بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کے عنوان سے جو دعا اپنے مولیٰ اپنے ہادی اپنے مالک کے حضور مانگی گئی تھی اسے شرف اجابت حاصل ہوا۔ اور جن اغراض کے ماتحت الفضل کو جاری کیا گیا تھا ان کا اکثر حصہ ایک حد تک پورا ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اگر یہ خود ستائی نہ سمجھی جائے بلکہ تحدیث بالنعمۃ ہم یہ کہنے کو تیار ہوں کہ یہی پہلا اخبار ہے جسمیں ہر ہفتہ ایک تحریر اسلام کی نئی سے نئی خوبی پیش کی جاتی رہی۔ اور یہی پہلا اخبار ہے جسمیں سیرۃ النبی صحیح بخاری کی احادیث کی بنا پر لکھی گئی۔ اور جن سے ایسے ایسے نتائج نکالے جاتے رہے کہ شارحین سلف کی نظر بھی انکی طرف کم ہی پہنچی ہے۔ پھر اسی اخبار میں امر بالمعروف کا ایک باب تھا جسمیں ابناء ملت کو نقصان رساں رسوم و عادات و اخلاق سے دلآویز پیرایہ میں منع کیا گیا۔ اور فائدہ رساں خصائل کی تحریک کی گئی تھی علاوہ ازیں واقعات عالم کے لئے ہر اخبار میں تین صفحہ مخصوص تھے اور ایک صفحہ تازہ خبروں کے لئے۔ ان صفحات میں پچاس ساٹھ روزانہ و ہفتہ وار اخباروں کا خلاصہ پیش ہوتا رہا۔ چار صفحے متفرق مضامین کے لئے تھے جسمیں ناظرین کے لئے بہت سے مفید معلومات جمع ہوتے رہے اور آخری صفحہ پر خطبہ جمعہ درج ہوتا رہا۔ ہر خطبہ ضرورت وقت کے مطابق نئے سے نئے معارف وحقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ اخبار کو وقت پر نکالنے کیلئے قادیان جیسے گاؤں میں جو مشکلات ہمیں پیش آتی رہیں وہ ہم ہی جانتے ہیں۔ مگر محض فضل ایزدی کی تائید نے ہمیں توفیق دی کہ سوائے ایک دو شاذ و نادر موقعوں کے اخبار پورے حجم میں وقت پر ناظرین کی خدمت میں پہنچتا رہا ۔

جیسے ابتداء میں مسجد کانپور کا معاملہ پیش آیا اور الفضل نے حق بات کہنے میں کسی کی پرواہ نہیں کی بلکہ جو مناسب و بہتر سمجھا وہی عرض کیا (چنانچہ اسی کے مطابق ہوا) ۔

ویسے ہی آخری سہ ماہی ایک اندرونی تنازع پیش آگیا جسے سلجھانے کے لئے اخبار کو ہفتہ میں تین بار کر دینا پڑا اور اس طرح اس کا حجم بھی ڈیوڑھا ہو گیا اور محصول ڈاک تگنا اور محنت دگنی۔ الفضل نے اس خصوص میں خدا کے فضل و توفیق سے وہ کام کیا کہ منکران خلافت کے چھکے چھڑا دیئے اور تین ماہ کے پرچے نظر کر لینے سے ثابت ہو چکا کہ سینکڑوں [illegible] ہیں جن کا جواب اس کے حریف مطلق نہیں دے سکے [illegible]

چونکہ چندہ سالانہ چار روپیہ کے حساب سے لیا جاتا رہا۔ اسلئے خرچ بہت ہی بڑھ گیا۔ اور یوں بھی الفضل پر جو کاغذ خرچ ہوتا ہے اور اسکی چھپوائی کا جو خرچ ہے۔ وہ لاہور کے اخباروں سے دگنا بلکہ بعض صورتوں میں دگنے سے بھی زیادہ ہے مثلاً جو کاغذ پیغام یا زمیندار کو لگتا ہے اس کا ایک رم ایکروپیہ تین آنہ کو ملجاتا ہے۔ مگر الفضل کا کاغذ یہاں پہنچ کر دو روپیہ نو آنے میں پڑتا ہے۔ اسی طرح لاہور میں چھپوائی ہوتے دو روپیہ رم ہے یہاں دستی پریس میں ایک رم کی چھپوائی سوا تین روپے ہے۔ اس تھوڑی سی بات سے آپ کو اخراجات کا اندازہ ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو الفضل کا چندہ پیشگی وصول کرنے کا قاعدہ ہے مگر پھر بھی خرچ آمد سے بہت بڑھا رہا۔ چنانچہ اس سال میں ۳۴۴۲-۱۴-۳ آمد ہوئی اور ۵۱۵۸-۲-۶ خرچ ہوا گویا پروپرائٹر (مالک) کو ۱۷۱۵-۴-۳ اپنے پاس سے دینے پڑے ۔

اگر الفضل کا اجراء کسی تجارتی یا دنیاوی غرض پر ہوتا تو پھر سترہ ۱۷ سو روپیہ اپنے پاس سے دیکر اس کو جاری نہ رکھا جاتا۔ لیکن مقصد تو حق کی اشاعت اور احمدی جماعت کو لیڈ کرنا ہے۔ اس لئے موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ خدا کے فضل و کرم کے بھروسہ پر یہ اخبار مستقل طور سے ہفتہ میں تین بار کیا جاتا ہے ۔

تقطیع بجائے ۲۰×۲۶ کے ۱۸×۲۲ ہوگی۔ اور کاغذ سفید ہی لگایا جائے گا۔ گلابی کاغذ بیشک بہت سستا ہے مگر دیرپا نہیں اور الفضل کا فائل محفوظ رکھا جاتا ہے اس لئے ۱۲ یا ۱۴ پونڈ کا کاغذ ہوگا۔ ترتیب مضامین یہ ہوگی۔ کہ پہلے صفحہ پر مدینۃ المسیح اور تازہ خبریں (انشاء اللہ قادیان میں تار لگ جانے والی ہے پھر تازہ ترین خبروں کا انتظام بھی ہو سکے گا) دوسرے صفحہ پر واقعات عالم پر نوٹ۔ تیسرے صفحہ پر لیڈر جسمیں کسی اہم قومی یا ملکی یا مذہبی مسئلہ پر بحث ہوگی چوتھے صفحہ پر اسلام و احمدیت کی کوئی نہ کوئی خوبی بیان ہوگی۔ اور ہفتہ میں ایک بار سیرۃ النبی یا اور کوئی اسلامی تاریخی واقعہ۔ پانچویں اور چھٹے صفحہ پر درس قرآن مجید اور ساتویں اور آٹھویں صفحہ کے ۵ کالم متفرق مضامین مثلاً دعوۃ الی الخیر۔ ترقی اسلام وغیرہ کے لئے ہیں۔ اور اس ترتیب میں کسی مجبوری یا فوری ضرورت کی وجہ سے تبدیلی بھی ہو سکیگی۔ اخبار یہاں سے بدھ، ہفتہ اور سوموار کو روانہ کیا جائیگا

چھ روپیہ سالانہ چندہ ہے۔ غیر ممالک سے سات روپے لیکن خریداروں سے ساڑھے چار روپے فی پرچہ دو پیسے جو مشکل اخراجات کو پورا کر سکے گا۔ جو لوگ پوری استطاعت نہیں رکھتے وہ دو دو تین تین ملکر اسے خرید سکتے ہیں۔ اور دوسری رعایت یہ ہے کہ قسط وار چندہ ادا کرتے رہیں یعنی ماہوار ۸ر یا سہ ماہی عہ۸ر یا چار ماہ کے بعد عگر یا ششماہی تین روپے۔ یہ رعایت غرباء سے ہے ورنہ سہ ماہی یا ماہوار چندہ زیادہ لینے کا دستور ہے ۔

بجز وصول قیمت پیشگی خواہ وہ ایک ماہ ہی کیوں نہ ہو اخبار جاری نہ رکھا جائے گا۔ اور وی پی کی درخواست آنے پر وی پی کی وصولی تک اخبار بھیجنا بھی نقصان سے خالی نہیں کیونکہ بعض اصحاب وی پی انکاری کر دیتے ہیں پس بہتر طریق یہی ہے کہ منی آرڈر بھیجا جائے اور منی آرڈر پہنچتے ہی اخبار جاری ہو جائے۔ خط وکتابت بلا کسی نام کے مینیجر الفضل کے پتہ پر ہو۔ اور مضامین بنام ایڈیٹر الفضل قادیان اور ترسیل زر بنام مالک اخبار الفضل ۔

آخر میں موجودہ خریداران الفضل سے استدعا ہے کہ وہ ناظرین الفضل کا حلقہ وسیع کرنے میں پوری کوشش فرمائیں۔ کم از کم ہر خریدار ایک اور خریدار مہیا کر دے تو پھر الفضل اپنے اخراجات کو پیدا کر سکتا ہے اور سب سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ اسلام و احمدیت کی نسبت صحیح صحیح معلومات آپ لوگوں کو پہنچتے رہیں۔ پنجاب و ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ہمارے احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ الفضل کی ایجنسیاں قائم ہوں۔ اور اس کا حلقہ اشاعت وسیع ہو۔ وفقنا اللہ وایاکم لتائید الحق ۔

چونکہ اخبار کا سال ۱۸۔ جون سے شروع ہوتا ہے اور ۱۱۔ جون کو ۵۲ نمبر پورے ہو چکے ہیں اس لئے اگلا پرچہ اب ۱۷۔ جون کو آپ کی خدمت میں پہنچے گا۔ اور اس کے بعد ہفتہ میں تین بار انشاء اللہ پہنچتا رہے گا ۔

مکتوب محمود

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ایک خط ایک صاحب کو لکھا ہے جسکی نقل افادۂ ناظرین کیلئے درج ذیل ہے

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط ملا۔ چونکہ آپنے نہایت ادب اور محبت سے خط لکھا ہے۔ اس لئے میں خود ہی اس کا جواب لکھتا ہوں۔ گو آجکل مجھے بہت کم فرصت ہے۔ لیکن آپکے اخلاص نے مجبور کیا ہے۔ کہ میں خود ہی آپکو جواب لکھوں +

(۱) شریعت اسلام کے ہر ایک حکم کا ماننا ضروری ہے۔ اور جو شخص ایک حکم بھی توڑتا ہے وہ اپنے ایمان میں خود نقص پیدا کرتا ہے۔ اور قرآن شریف نے خلیفہ کے انکار کا نام فسق رکھا ہے۔ اور گو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمخیالوں نے آیت استخلاف کے اور ہی معنی کر دیئے ہیں۔ لیکن خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب سر الخلافہ اور شہادت القرآن میں یہی معنے کئے ہیں کہ خلیفہ کا انکار فسق ہے اور فسق کے معنے ہوتے ہیں عہد شکنی پس اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ برحق کا نہ ماننا گناہ ہے۔ ہاں اس سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا بلکہ فاسق مسلمان ہوتا ہے یعنی وہ مسلمان جس نے اللہ تعالیٰ کا ایک عہدِ عظیم توڑ دیا +

(۲) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلیفہ ہوں اور انہیں خلفاء سے ہوں جنھیں خدا مقرر کرتا ہے۔ باقی ابو بکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم اور حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو الہام کے ذریعہ سے مقرر نہ کیا گیا تو اب مجھی کیوں الہام کے ذریعے سے بتایا جاتا کہ میں خلیفہ ہوں۔ انمیں سے ایک کا الہام کبھی ثبوت نہیں دیا جاسکتا اور اگر کہا جائے کہ انکو الہام ہوتا تھا تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھے بھی الہام ہوتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ مجھے امور غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے۔ فذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء +

(۳) میں کس قسم کا خلیفہ ہوں۔ اس کا ثبوت وہی ہے۔ جو ابو بکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم کی خلافتوں کا ثبوت ہے جو ثبوت انکی سچائی میں پیش کیا جائے۔ اور وہ سچا ثبوت ہے تو میں وہی اپنی سچائی میں پیش کر سکتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ +

ٹرکی خلیفہ خلیفہ نہیں ہوتا۔ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اس لئے کہ اسپر آیت استخلاف کا کوئی حکم نہیں لگتا۔ اور سب سے زیادہ ایک احمدی کے لئے یہ دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود لکھدیا ہے کہ وہ خلیفہ نہیں ہے۔ اس لئے ٹرکی کے جابر بادشاہ کو جبکہ آیت استخلاف کا ایک حکم بھی چسپاں نہیں ہوتا۔ خلیفہ کہنے والا مسیح موعود کے قول کو رد کرتا ہے۔ اور یہ جرأت اب تک مینے خواجہ صاحب میں ہی دیکھی ہے۔ جنھوں نے اسے خلیفۃ المسلمین لکھا ہے۔ ورنہ اور کسی احمدی سے یہ بات میں نے نہیں سُنی +

(۴) مجھے اگر یہ وحی نہیں ہوئی کہ میں خلیفہ ہوں۔ تو اسمیں کچھ حرج نہیں۔ اگر مجھے وحی ہو تو میرا منکر کافر ہوتا نہ کہ فاسق۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی وحی نہ ہوئی تھی کہ آپ خلیفہ ہیں کیونکہ انھوں نے بیعت کے وقت خود کہا۔ کہ اگر چاہو تو کسی اور کو خلیفہ بنا لو۔ اگر وحی ہوتی تو کہتے کہ مجھے خدا نے کہا ہے۔ کہ تم سب میری بیعت کرلو مگر ان کے نہ ماننے والے کو جو ایک عظیم الشان صحابی تھا۔ اور بارہ نقبا میں سے تھا۔ خود صحابہ نے منافق اور مرتد کہا ہے پس اگر آپ معذور ہیں تو وہ لوگ بھی معذور ہیں لیکن حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ وہ زندیق اور فاسق ہے۔ دیکھیں آپکی کتاب سر الخلافہ اگر وہ معذور نہیں تو آپ کیونکر معذور ہو سکتے ہیں +

(۵) خود پیغام لکھتا ہے کہ بعض نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت نہ کی تھی۔ مولوی محمد علی صاحب نے خود اسوقت کہا تھا۔ کہ ابھی ٹھہر جاؤ۔ لیکن نواب صاحب کے زور دینے پر مانے۔ اسوقت کئی آدمی زندہ ہیں جنھوں نے آپکی بیعت نہ کی تھی۔ پھر کیا آپ انکی خلافت کا انکار کر دینگے۔ اور پھر حضرت ابو بکر کی بیعت کا بھی۔ کیونکہ سب انصار نے بالاتفاق انکی بیعت سے اوّل انکار کیا بعد میں مانا۔ حضرت عمر کی خلافت پر بھی اعتراض ہوا۔ حضرت عثمان کی خلافت پر بھی سخت اعتراض ہوا۔ حضرت علی کی خلافت پر بھی سخت جنگ ہوتی۔ تو پہلے سب کی خلافت کا انکار کر دینا چاہیئے کیونکہ سب کی مخالفت ہوئی۔ حضرت مسیح موعود سر الخلافہ میں لکھتے ہیں کہ خلیفہ کا انکار ضروری ہے اور آیت استخلاف سے یہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ فرمایا ہے ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا پس انکی مخالفت ضروری ہے کیونکہ وہ انبیاء کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ اور انبیاء کی نسبت آیا ہے کہ یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون اور اگر آپ نے فوراً تحریک سے بیعت کی ہے تو میرے نام ہزاروں خطوط آئے ہیں۔ جو بیعت کے اعلان سے پہلے کے تھے۔ جنھوں نے بغیر اطلاع کے میری بیعت کی ہے +

(۶) یہ کہنا کہ خلیفہ تو ہوتے ہیں۔ لیکن برحق وہ ہے جس سے اختلاف نہ ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ نے لکھا ہے۔ کہ خلیفہ کی مخالفت ضروری ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ہر ایک خلیفہ کی مخالفت ہوئی۔ حتیٰ کہ حضرت خلیفہ اوّل کی بھی۔ انھیں لاہوریوں نے مخالفت کی +

(۷) تعجب تعجب آپ کے اس قول پر سخت تعجب ہوا کہ خلیفہ اور اختلاف ایک مادہ سے ہیں۔ اس لئے وہ ساری جماعت کا امام نہیں ہو سکتا۔ آدم خلیفہ تھا یا نہیں کیا اس کا ماننا سب کے لئے ضروری تھا یا نہیں۔ خود حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو خلیفہ کہا ہے اور ان کو الہام ہوا ہے پھر کیا ان کا ماننا بھی ضروری نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خلیفہ کہا گیا ہے۔ آدم کے ذکر سے مطلب بھی یہی ہے۔ پھر آپ کا ماننا بھی ضروری نہیں۔ اختلاف تو ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اختلاف کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ اختلاف تو آنحضرت اور مسیح سے بھی کیا گیا۔ پھر کیا ان کا ماننا ضروری نہیں +

(۸) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چار خلفاء کے بعد اختلاف نہیں ہوا بلکہ خود حضرت ابو بکر سے اختلاف ہوا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے کبھی کوئی اسلامی تاریخ نہیں پڑھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون +

۹ و ۱۰۔ کے متعلق جزاکم اللہ احسن الجزا کہتا ہوں +

(۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ ہزار کا نہیں بلکہ چھ سو برس کا اختلاف مٹایا۔ کیونکہ مسیح نے بھی کوئی کام کیا تھا کہ نہیں۔ اور کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سب نبیوں کو مانتے ہیں آپ کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ مکرم میں مشرک نہیں ہوں۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس لئے بڑا مانتا ہوں کہ ان کا سب نبیوں سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ادنیٰ آدمی بھی بھیجا جائے اس کا ماننا بھی ضروری سمجھتا ہوں اس لئے کہ میں کسی نبی کا مطیع اس لئے ہوں کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے جو بھی خدا کا بھیجا ہوا ہو۔ اُس کا انکار کفر ہے اللہ تعالیٰ کے مرسل کا انکار میرا دل توڑ جاتا ہے۔ آپ حقیقۃ الوحی کو پڑھیں اسمیں آپنے یعنی مسیح موعودؑ نے سب بات کھولدی ہے +

(۱۲ و ۱۳) جنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانا۔ گو انکو علم نہو ان کا نام کافر ہے۔ کیونکہ کافر منکر کو کہتے ہیں باقی رہا سزا کا معاملہ۔ وہ بالکل علیحدہ ہے۔ سزا بعد اتمام حجت ہوتی ہے جس نے خدا کے نبی کا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ میرا دودھ خالص ہے اسے میں پھٹے ہوئے دودھ سے نہیں ملا سکتا۔ پس جب مسیح موعود ہمیں غیروں سے جدا کرتا ہے۔ تو میں انکی بات ہی مان سکتا ہوں نہ کسی اور کی +

(۱۴) لاہور چندہ دینا پسند نہیں۔ اس لئے کہ انکو چندہ دینے والا اختلاف کو قائم رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اپنی ضد پر قائم رہیں اور اس طرح جماعت میں تفرقہ قائم رہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ جسقدر جلد ہو وہ تفرقہ دور ہو۔ آپ فرق خود سمجھ لیں +

دعوت الی الخیر

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ دنیا کے مختلف گوشوں میں تبلیغ اسلام اور اشاعت سلسلہ کا کام ہو رہا ہے۔ اس ہفتہ کی ڈاک سے معلوم ہوا۔ کہ چوہدری فتح محمد صاحب لنڈن آ گئے ہیں۔ جہاں وہ تبلیغ اسلام اس رنگ میں کریں گے۔ کہ لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کی بھی ساتھ کے ساتھ اطلاع ہوتی جائے۔ اور جو شخص اسلام میں داخل ہو۔ وہ حضرت احمدؑ کو مانکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین محبوب رب العالمین کے زمرۂ غلامان میں داخل ہو۔ اور کامل مسلمان بنے نہ ناقص کیونکہ جو لطف کمال میں ہے۔ وہ بہرحال نقصان میں نہیں۔ پس ناقص و کامل کے فرق کو مان کر بھی ہمارا فرض ہے کہ لوگوں کو کامل مسلمان بنانے کی کوشش کریں جو کمال کے بعد اور کوئی چیز نہیں چوہدری صاحب سلسلۂ احمدیہ کی کتب کی ایک لائبریری بھی کھولیں گے۔ اور اس ذریعہ سے امید ہے۔ کہ انشاء اللہ نہایت عمدہ طور پر تبلیغ ہوگی۔

چوہدری صاحب کے خط سے یہ بات معلوم کر کے نہایت عجب ہوا۔ کہ قاری سرفراز حسین جو ولائیت میں تبلیغ اسلام کے لئے گئے تھے۔ وہ بھی خواجہ صاحب سے الگ ہو گئے ہیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا ہے۔ اور چوہدری صاحب کو غلط اطلاع نہیں ملی۔ تو واقعہ میں قاری صاحب عجیب چال چلے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ خواجہ صاحب نے مختلف تدابیر سے ہندوستان کے غیر احمدیوں میں ایک حد تک اعتبار پیدا کر لیا تھا۔ اور ان سے علیحدہ ہو کر کام کرنا کسی نئے آدمی کیلئے مشکل تھا۔ اور خواجہ صاحب کیلئے کچھ مشکل نہ تھا کہ اس کے عیوب کے اظہار سے غیر احمدیوں میں بدظنی پھیلا دیتے۔ لیکن قاری صاحب نے پہلے خواجہ صاحب سے صلح کی۔ اور خود انہیں کی قلم سے یہ بات نکلوائی۔ کہ یہ شخص کام کے قابل ہے۔ اور تبلیغ کیلئے اس پر بھروسہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ لنڈن جیسا نازک مقام اس کے سپرد کرنا چاہا۔ اب اگر قاری صاحب نے علیحدہ کام کرنا شروع کیا۔ تو خواجہ صاحب ان کے خلاف کچھ نہیں لکھ سکتے۔ کیونکہ وہ پہلے ان کی تعریف کر چکے ہیں۔ اور اگر قاری صاحب نے علیحدہ کام شروع کیا تو یہ بات بالکل قرین قیاس ہے۔ کہ غیر احمدی ایک احمدی کو مدد دینے کی بجائے خواہ وہ نام کا ہی احمدی ہو۔ ایک غیر احمدی کی مدد کرنا زیادہ مناسب خیال کریں گے۔ اور اگر قاری صاحب کے خلاف ان کے ہمذہبوں کے رشک و حسد کی آگ نہ بھڑک اٹھی۔ تو ہمیں خطرہ ہے۔ کہ کچھ دنوں کے بعد خواجہ صاحب کو اپنے نئے خلیفوں سے بجائے مدد کے تکلیف پہنچے۔ کیونکہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے مامور کی قدر نہیں کی۔ وہ قطعاً اس قابل نہیں ہو سکتے۔ کہ خواجہ صاحب ان پر اعتبار کریں۔ کاش! کہ خواجہ صاحب کو یہ بات معلوم ہو جائے۔ کہ اگر کوئی ترقی ہے۔ تو صرف احمدیت پر قدم مار کر غیروں سے صلح کر کے کامیابی کی امید معلوم۔ ہماری تمنا ہے۔ کہ چوہدری صاحب کو یہ خبر غلط ملی ہو کہ قاری صاحب الگ کام کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ خواجہ صاحب کی تبلیغ بہرحال قاری صاحب سے بہتر ہوگی۔ اور ہمیں خوف ہے کہ غیر احمدیوں کو اسلام سے الٹا نقصان نہ پہنچے۔ خواجہ صاحب کیلئے اب بھی بہتر ہے۔ کہ احمدیت کی طرف لوٹ آئیں۔

سید ولی اللہ شاہ صاحب کا جو خط اس ہفتہ آیا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کو سلسلہ سے دلچسپی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ شیخ ہاشم صاحب کی ایک گفتگو جو ان کے خط کے آخری حصہ میں ہے بہت کچھ امید افزا ہے۔ سید رشید الفتح جس نے شاہ صاحب کی معرفت حضرت خلیفہ اول رضؓ کی بیعت کی تھی اس کا خط بیعت حضرت خلیفہ ثانی کیطرف بھی آ گیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ چوہدری صاحب اور شاہ صاحب کے خطوط ذیل میں درج ہیں۔

یورپ میں تبلیغ

(چوہدری فتح محمد صاحب کا خط)

بخدمت حضرت خلیفۃ المہدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو چھپانے سے مجھے سخت نفرت تھی اور واقعہ میں اس طریق تبلیغ میں مشکلات ہیں خواجہ صاحب بھی مخالفت کریں گے۔ اور دوسرے مسلمان عام طور پر مخالفت کریں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے میں کام شروع کرنا چاہتا ہوں کامیابی اور ناکامی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں اس کام کا اہل ہوں۔ ہاں میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ میرے سپرد ایسا کام ہوا۔ اس کے بعد جناب کے اختیار میں ہے جس طرح جناب کا منشاء ہو۔ وہی ٹھیک ہوگا۔

یہاں لیکچر سوسائٹیوں کے ماتحت ہی ہو سکتے ہیں۔ جس کیلئے میں انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا۔ اور زبانی تبلیغ لوگوں سے گفتگو کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ آخر آہستہ آہستہ واقفیتیں پیدا ہوتی جائیں گی نماز وغیرہ اور غیر احمدیوں سے تعلق جیسے جیسے جناب کیطرف سے ہدایت آتی رہیگی عمل ہوگا۔

خواجہ صاحب کی طرف میرا خیال ہے۔ کہ آخر ان کو مشکلات میں ڈالیگی۔ احمدی جماعت کو چھوڑ کر خواجہ صاحب نے غیر احمدیوں سے تعلق کرنا چاہا۔ لیکن غیر احمدیوں میں احمدیوں جیسے وفادار کہاں۔ بئسما اشتروا بہ انفسہم لو کانوا یعلمون۔

خواجہ صاحب سے محض خیر خواہی کے طور پر کئی دفعہ عرض کیا۔ لیکن میری باتوں کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے۔ کہ عنقریب ان کو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ قاضی سرفراز حسین صاحب بھی آخر ان سے علیحدہ ہو گئے۔ اور مجھے امید نہیں کہ دوسرے غیر احمدی لوگوں کے آجانے کے بعد خواجہ صاحب کو غیر احمدیوں سے بہت روپیہ ملے۔ سید امیر علی کو جب معلوم ہوا۔ کہ خواجہ صاحب کی لڑکوں میں عزت نہیں۔ تو نماز کیلئے جو روپیہ دیتا ہے اسے روکنے کی کوشش میں ہے۔ کذالک نولی بعض الظالمین بعضا۔

کام کرنا شرط ہے۔ اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ باقی کامیابی کا راز تو دعا کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ حضور میرے لئے دعا فرمادیں۔ میری آنکھوں کی حالت پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ اس سے پہلے عریضہ میں جو تجاویز حضور کی خدمت میں لکھ چکا ہوں۔ ان کے متعلق دعا فرما کر اطلاع دیں۔

اور اگر لائبریری کا خیال ہو۔ تو پھر لنڈن اور دوسری جگہ بھی ہیں۔ کیونکہ لائبریری کا کام اشتہاروں کے ذریعہ سے ہوگا۔ اور لیکچر تیار کرنے کی فکر میں بھی ہوں۔ مجھے Teachings of Islam کی بھی ضرورت ہے۔

اور کسی قسم کی چھوٹی چھوٹی کتابیں ہوں۔ تو روانہ فرمادیں خواجہ صاحب بھی خلافت سے انکاری معلوم ہوتے ہیں اور حضرت جناب خلیفۃ المسیح کے زمانہ میں بھی کہا کرتے تھے کہ محمد صلعم کی خلافت کب تک رہی۔ جو یہ خلافت رہیگی۔ ان لوگوں کی عقل کج نہیں بلکہ کمی علم کی وجہ سے بغض ہے۔ اسلام کی واقفیت بالکل معلوم نہیں ہوتی۔ میرا خیال ہے کہ اکابر کے سوا باقی سب بیعت کریں گے۔ اکابر سے میرا مطلب وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ نہ کہ فی الواقعہ بڑے۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔

فوکسٹن میں میں ایک شخص سے خط و کتابت کر رہا ہوں اس نے اپنے آخری خط میں یہ لکھا ہے۔ کہ میں اسے فوکسٹن میں جاکر ملوں۔ ۲۲ مئی جمعہ کی نماز پڑھ کر جانے کا ارادہ ہے۔ اور ایک ہفتہ تک کم از کم ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ مجھے اکثر خیال آتا ہے۔ کہ لورپول چلا جاؤں۔ اور وہاں اپنا مرکز قائم کروں۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے۔ یہ لوگ وہاں بھی میری مخالفت کی کوشش کریں گے۔ اس لئے ابھی تک کچھ فیصلہ نہیں کیا۔

مجھے ریویو کے نمبر جسقدر مل سکیں بھیجدیں۔ اور ہر ایک تازہ نمبر کی بھی چند کاپیاں اگر مجھے مل جایا کریں۔ تو لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا کروں گا۔ اور خریدار بھی پیدا کرنے کی کوشش کرونگا

ایک نقص ہے۔ ریویو کی چھپائی بہت ہی خراب ہوتی ہے یہاں تک کہ عام لوگوں کو جنکو مذہب سے اتنا بڑا تعلق نہیں۔ دیکھ کر نفرت ہو جاتی ہے۔ کاغذ کے لئے عذر ہو سکتا ہے۔ لیکن چھپائی پھیکی اور خراب ہونے کا کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔

Teachings of Islam.
Ahamad.
Ahamaddyah movement.
message of peace.

اور اس قسم کے اور چھوٹے چھوٹے رسالجات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر۔ مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کی تصویر۔ ان کتابوں کی نہایت ہی سخت ضرورت ہے اسی طرح تصویروں کی بھی نہایت سخت ضرورت ہے۔

Light اخبار کے لئے مضمون لکھ رہا ہوں۔ ان کے اخبار میں ترکوں کے متعلق پیشگوئی چھپی تھی۔ لیکن جب وہ پوری ہو گئی۔ [illegible] صاحب کو لکھنے کی جرأت نہیں پڑی۔ اگرچہ اب بات پرانی ہو گئی ہے۔ تاہم بعضوں کے لئے ضرور دلچسپی کا موجب ہو گی۔ اگر یہ آرٹیکل چھپ گیا۔ تو روانہ خدمت کیا جائیگا۔

برادرم ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب کے پتہ سے بھی اطلاع بخشیں۔ میری آنکھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز اچھی ہوتی جاتی ہیں۔ دعا کی نہایت ضرورت ہے۔

عبد الحی عرب خواجہ صاحب کے ساتھ ہیں۔ + + + + + + + + + + + + + + + + کیا اچھا ہوتا۔ اگر عرب صاحب عرب علاقوں میں تبلیغ اسلام کرتے۔

(خاکسار فتح محمد)

شام میں اشاعتِ سلسلہ

(سید ولی اللہ شاہ صاحب کا خط)

مخدوم حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام (الملہم والمبشرہ بمقاما محمودا) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے جناب کی طرف سے دوسرا خط ملا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خط میں جناب نے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ انشاء اللہ ان کے پیچھے کبھی بھی نہیں پڑھوں گا۔ اور نہ کبھی پڑھی ہے۔ مگر میں جناب کی کمال فراست سے انکار بھی نہیں کر سکتا۔ ایکدفعہ میں اپنی نماز الگ پڑھ کر ان کا خطبہ جمعہ سننے کے لئے گیا۔ اور کثرت لوگوں کی وجہ سے قابو آ گیا

نہیں (بلکہ اپنی کمزوری کی وجہ سے) اور میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار بھی بہت کیا۔ میں نے اپنے آپ کو ملامت بھی بہت کی۔

مجھے روز شیخ کہتا ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھو اور میں ٹال دیتا ہوں۔ پرسوں عصر کے وقت آپکا خط پڑھ رہا تھا۔ اور باہر مسجد میں جماعت ہو رہی تھی۔ دو تین شخص گھورتے ہوئے [illegible] ہم تو نماز نہیں پڑھتے۔ میں نے بڑے اطمینان سے [illegible] تو تقول لہ جنابکم۔ وہ اپنے غصہ کا اظہار کر [illegible] اور میں نے ہنس تقول لہ جنابکم کو دہراتا جاؤں۔ یہاں تک کہ وہ بھی ہنس پڑا۔ اور مجھے اجنبی سمجھ کر چلدیا۔ آپکے خط کا خصوصیت سے اس وقت ملنا بھی عجیب اتفاق ہے۔ میں کیوں ان کے پیچھے نماز پڑھوں۔ اور وہ نماز کہاں پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

[illegible] مجھے [illegible] انسان سے ڈر نہیں۔ کسی آدمی کا خوف نہیں۔ ان کی زیادہ سے زیادہ دھمکی قتل ہو سکتی ہے۔ مگر مجھ وہیے اور بجز اس سلسلہ کی خدمت میں اپنی جان کی کچھ پرواہ نہیں۔ اللہ کرے کہ مجھے اس دن کی توفیق ملے۔ جسکا میں انتظار کر رہا ہوں۔ میں کمزور ہوں۔ حضور کی دعا کا بہت محتاج ہوں۔ مبلغ کے لئے سب سے ضروری اس کی پوزیشن کا قائم کرنا ہے۔ اور میں بفضلہ تعالیٰ اس میں ایک حد تک کامیاب ہوں۔ اور اس سے بڑھ کر چاہتا ہوں۔ دعا فرماویں۔ کہ میرا شرح صدر ہو۔ مجھے زبان و گویائی عطا ہو۔ اور وہ رحمٰن میرے مقصد کے سارے اسباب مہیا کرے۔ اور اپنے فضل سے مجھے ایک خدمت۔ عظیم الشان خدمت کی حضور کی آنکھوں کے سامنے توفیق ملے۔ آپ کی مرضی کے مطابق۔

مخدوم مجھے کسی انسان کا خوف نہیں۔ میں اگر کمزور ہوں۔ تو میں ان سب کو اپنے سے زیادہ کمزور دیکھتا ہوں۔ اور میرے ساتھ تو حضور کی عظیم الشان دعائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توجہ ہے۔ میں کمزور ہوں۔ دعا فرماویں تو میں دعاؤں کا بہت محتاج ہوں۔

جوں جوں وقت گذر رہا ہے۔ مجھے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک میں نے کچھ نہیں کیا۔ میری تو رات بھی اسی غم میں گذرتی ہے۔ آج رات بھی اسی غم میں گذری۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ جناب سپاہیانہ طرز سے کام میں مشغول ہیں۔ اور ہر ایک کا وٹ کو اپنے ہاتھ سے دور کرتے ہیں۔ بڑی تیزی سے۔ مجھے بھی ساتھ ساتھ ادھر ادھر کمال ہوشیاری سے کام میں لگا رہے ہیں۔ اور مجھے لڑکوں کے اوپر کپتان مقرر کیا ہے۔ شاید میں انہیں صف بندی کرا رہا ہوں۔ مجھے بھول گیا۔ مگر آنکھ کھلتے پر اپنی کمزوری کے خیال نے مجھے نہایت ہی حزین و غمگین کر دیا

یہاں تک کہ میں سو نہ سکا۔ میں کمزور ہوں۔ دعا! دعا!! دعا!!!

مجھے شیخ ہاشم بار بار کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی کتب [illegible] میں ترجمہ کرنے میں مدد دونگا۔ حضور کو مجدد کے لفظ سے پکارتا ہے۔ کوئی دن نہیں جاتا۔ کہ میں حضور کا ذکر کسی نہ کسی رنگ میں اس کے پاس نہیں کرتا۔ کل ہی ایک بڑی دعوت میں اس نے مجھے ان الفاظ سے انٹروڈیوس کرایا۔ کہ "یہ حضرت غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے فیضیافتہ لوگوں سے ہیں۔ میرے لئے اس آفندی کا وجود ان کے صدق دعویٰ پر کافی ثبوت ہے۔ بخدا اگر میری ماں۔ بیوی۔ بچے نہ ہوں۔ تو آج ہی قادیان چلا جاؤں"۔ پھر خود ہی اس نے حضور کے بعض الہامات کا ذکر سنایا۔ میری خوشی کا اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ یہاں بیروت میں سب سے بڑھ کر عالم اور عمدہ اخلاق کا انسان ہے۔ فصیح اللسان۔ کل ہی دعوت میں لوگوں کو کہا۔ کہ یہ آفندی عام زبان نہیں سمجھتا۔ اس لئے جو بولے فصیح زبان میں بولے۔ ورنہ خاموش رہے۔ اس کے ماتحت مدرسہ (اہل بیروت) بھی ہے۔ مجھے بارہا کہا گیا۔ کہ اگر انجمن احمدیہ ہمیں استاد دے۔ تو ہم (اہل اور باد اہل یورپ) کے احسان سے بچ جائیں۔ اور میں ان استاد کی عربی زبان کے لئے کافی انتظام بھی کر دوں گا۔

ان سے السلام علیکم قبول ہو۔ شیخ ہاشم کے لئے بھی حضور توجہ سے دعا کریں۔

سیدنا محمود

میاں محمود احمد لائقِ وصف و ثنا تم ہو
سزاوارِ خلافت اور امامِ باصفا تم ہو
تمہی موعود مصلح قدرتِ ثانی کے مظہر ہو
امامِ متقی ابنِ مسیح مجتبیٰ تم ہو
ہمیں مہدی نے خود مژدہ دیا تھا تیری بعثت کا
خدا کا شکر اے فضل عمر وہ پیشوا تم ہو
وجودِ پاک سے تیرے مٹینگی ظلمتیں ساری
ضیائے بزمِ دین مصطفےٰ نورِ خدا تم ہو
نہ سمجھیں ابنِ مہدی جو تمہیں وہ لوگ نادان ہیں
مسیحا کے پسر موعود فخرِ اولیا تم ہو
عداوت جس نے کی تجھ سے گرا بحرِ ضلالت میں
بلا شک کشتیٔ دینِ نبی کے ناخدا تم ہو
گرفتارِ مصائب ہے نصیر اے رہبرِ صادق
دعا کیجے دعا کیجے کہ مقبول الدعا تم ہو

(شیخ نصیر احمد۔ احمدی۔ ٹھیکہ دار۔ توپ خانہ بازار انبالہ)